از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 22 مئی 1958

انںت گوپال شیورے

بنام

دی سٹیٹ آف بمبئی

(بی پی سنہا، جعفر امام اور جے ایل کپور جسٹس صاحبان)

فوجداری مقدمہ-مقدمے کی سماعت کے دوران طریقہ کار میں ترمیم-اگر پس منظر-مجموع ضابطہ فوجداری (V،سال 1898)، دفعہ 342 A -فوجداری ضابطہ اخلاق (ترمیم) ایکٹ (26، سال 1955)، دفعہ 116-

اپیل گزار کے خلاف 13 جنوری 1953 کو شکایت درج کی گئی اور اس پر مقدمہ چلانے والے خصوصی مجسٹریٹ نے 4 جولائی 1955 کو شواہد کی ریکارڈنگ شروع کی۔ مقدمے کی سماعت کے دوران مجموع ضابطہ فوجداری (ترمیم) ایکٹ (26، سال 1955) 2 جنوری 1956 کو نافذ ہوا، جس نے مجموع ضابطہ فوجداری میں دفعہ 342 A متعارف کرایا۔ اپیل کنندہ نے مجسٹریٹ کو ایک درخواست دی جس میں اس کے خلاف لگائے گئے الزامات کی تردید میں دفعہ 342 A کے تحت اپنی طرف سے گواہ کے طور پر پیش ہونے کے حق کا دعوی کیا گیا۔ مجسٹریٹ نے درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ دفعہ 342A کا اطلاق زیر التواء کارروائی پر نہیں کیا جا سکتا جو غیر ترمیم شدہ ضابطے میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق ہو گا:

قرار پایا گیا کہ ترمیم شدہ ایکٹ کی دفعہ 116 کی سادہ تعبیر پر، جس میں زیر التواء مقدمات میں عمل کرنے کے طریقہ کار کی فراہمی کی گئی تھی، اس طرح کے معاملات میں دفعہ 342 A واضح طور پر لاگو ہوتی ہے۔ عام قانون کے تحت بھی طریقہ کار میں تبدیلی ماضی سے کام کرتی ہے۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 178، سال 1957۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

فوجداری مقدمہ نمبر 1، سال 1955 میں ناگپور کے خصوصی مجسٹریٹ شری کے ایل پانڈے کے 2 فروری 1956 کے حکم سے پیدا ہونے والے فوجداری ترمیم نمبر 150، سال 1956 میں سابق ناگپور عدالت عالیہ کے 28 مئی 1956 کے حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

آر پٹنائک، اپیل کنندہ کے لیے۔

مدعاعلیہ کی طرف سے ایس این بندرااور آر ایچ ڈھیبر۔

22.1958 مئی۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس کپور نے سنایا۔

یہ ناگپور عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل ہے جس میں خصوصی مجسٹریٹ کے فیصلے کی تصدیق کی گئی ہے جس میں اپیل کنندہ کو مجموع ضابطہ فوجداری کی دفعہ 342A کے تحت گواہ کے طور پر ثبوت دینے کی درخواست کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔

مدھیہ پردیش کے ایڈوکیٹ جنرل نے 13 جنوری 1953 کو اپیل کنندہ اور تین دیگر کے خلاف بھارتیہ کمپنیز ایکٹ کی دفعات 282 اور تعزیرات ہند دفعات کی 465 اور 477A کے تحت شکایت درج کرائی۔ کارروائی 1954 میں ایک مجسٹریٹ کے سامنے شروع ہوئی لیکن 18 مئی 1955 کو انہیں ایک خصوصی مجسٹریٹ کے پاس منتقل کر دیا گیا جس نے 4 جولائی 1955 کو شواہد کی ریکارڈنگ شروع کی۔ 12 اگست 1955 کو مجموع ضابطہ فوجداری (ترمیم) ایکٹ (26، سال 1955) کو صدر کی منظوری ملی اور یہ 2 جنوری 1956 کو نافذ ہوا۔ اس فیصلے میں اسے ترمیم شدہ قانون اور مجموع ضابطہ فوجداری کے طور پر حوالہ دیا جائے گا۔ 14 جنوری 1956 کو اپیل کنندہ نے مجسٹریٹ کو ایک درخواست دی جس میں ترمیم شدہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 342A کے تحت "اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کی تردید میں" اپنی طرف سے گواہ کے طور پر پیش ہونے کے حق کا دعوی کیا گیا۔ ان کی درخواست مسترد کر دی گئی اور اسی طرح ناگپور عدالت عالیہ میں ان کی نظر ثانی کی گئی جس میں کہا گیا:

"اگرچہ یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ شق (c) کے الفاظ کے ساتھ ساتھ ترمیم شدہ ایکٹ کی دفعہ 116 کی دیگر شقوں کو بھی آسان اور زیادہ براہ راست زبان میں رکھا جا سکتا تھا، لیکن اس کی سادہ لوح گھما پھرا کر بات کرنے کی کوشش کو اس کے حقیقی معنی کو چھپانے یا اس تعمیر کی اجازت دینے کی اجازت نہیں دی جا سکتی جسے سائل اس پر ڈالنا چاہتا ہے۔ استعمال کی گئی زبان اس بات کا جواز پیش

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نہیں کرتی کہ جب قانون "یہ ایکٹ" کہتا ہے تو اس کا مطلب صرف "اس ایکٹ کی کچھ توضیعات" ہے۔اس طرح عدالت عالیہ کی رائے تھی کہ اسپیشل مجسٹریٹ کے سامنے زیر التواء کارروائی غیر ترمیم شدہ ضابطے میں طے شدہ طریقہ کار کے مطابق ہو گی اور اس لیے اپیل کنندہ ترمیم شدہ ضابطے کی دفعہ 342A کے تحت گواہ کے طور پر پیش نہیں ہو سکتا۔"

غیر ترمیم شدہ ضابطے کی توضیعات کے مطابق ایک ملزم شخص اپنے دفاع میں گواہ کے طور پر پیش نہیں ہو سکتا تھا حالانکہ اس مقصد کے لیے کہ وہ اپنے خلاف شواہد میں پیش ہونے والے حالات کی وضاحت کر سکے، عدالت ایسے سوالات کر سکتی تھی جو اسے ضروری لگے۔ ایویڈنس ایکٹ کی دفعہ 118 ان افراد سے متعلق ہے جو گواہ کے طور پر گواہی دینے کے اہل ہیں لیکن غیر ترمیم شدہ ضابطے کی دفعہ 342 کے پیش نظر کوئی ملزم شخص گواہ کے طور پر پیش نہیں ہو سکتا تھا اور اس لیے دفعہ 118 ایسے افراد پر لاگو نہیں تھی۔ آئین کے آرٹیکل 20(3) میں کہا گیا ہے کہ کسی جرم کا ملزم کسی بھی شخص کو اپنے خلاف گواہ بننے پر مجبور نہیں کیا جائے گا اور ترمیم ایکٹ کی دفعہ 61 کے ذریعے دفعہ A 342 کو ضابطے میں شامل کیا گیا تھا۔ یہ فراہم کرتا ہے:--

دفعہ 342A "فوجداری عدالت کے سامنے کسی جرم کا ملزم کوئی بھی شخص دفاع کے لیے قابل گواہ ہو گا اور اپنے یا اسی مقدمے میں اس کے ساتھ مل کر الزام عائد کیے گئے کسی شخص کے خلاف لگائے گئے الزامات کی تردید میں حلف پر ثبوت دے سکتا ہے:

بشرطیکہ

(a) اسے گواہ کے طور پر نہیں بلایا جائے گا سوائے اس کے کہ اس کی اپنی تحریری درخواست پر ؛یا

(b) ثبوت دینے میں اس کی ناکامی کو کسی بھی فریق یا عدالت کی طرف سے کسی بھی تبصرے کا موضوع نہیں بنایا جائے گا تاکہ اس کے خلاف یا اسی مقدمے میں اس کے ساتھ مل کر الزام عائد کیے گئے کسی شخص کے خلاف کسی مفروضے کو جنم دیا جا سکے۔

اس طرح قانون میں ترمیم کی گئی اور ملزم شخص دفاع کے لیے ایک قابل گواہ بن گیا ہے لیکن اسے گواہ بننے پر مجبور نہیں کیا جا سکتا اور اسے گواہ کے طور پر نہیں بلایا جا سکتا سوائے اس کی اپنی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

تحریری درخواست کے اور اس کی گواہی دینے میں ناکامی کو فریقین یا عدالت کی طرف سے تبصرہ کا موضوع نہیں بنایا جاسکتا۔

فیصلے کے لیے جو سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا زیر التواء استغاثہ کے لیے ترمیم شدہ ضابطے کی توضیعات لاگو ہو گئی ہیں۔ کیس پر لاگو ہونے والے عمومی اصولوں پر کوئی تنازعہ نہیں ہے۔ کسی بھی شخص کو کسی بھی طریقہ کار میں ذاتی حق حاصل نہیں ہے۔ اسے صرف اس عدالت کے ذریعے یا اس کے لیے مقرر کردہ طریقے سے قانونی چارہ جوئی یا دفاع کا حق حاصل ہے جس میں مقدمہ زیر التوا ہے اور اگر پارلیمنٹ کے کسی ایکٹ کے ذریعے طریقہ کار میں تبدیلی کی جاتی ہے تو اسے تبدیل شدہ طریقے کے مطابق آگے بڑھنے کے علاوہ کوئی اور حق حاصل نہیں ہے۔ صفحہ 225 پر قوانین کی تشریح پر میکسویل دیکھیں ؛ کالونیئل شوگر ریفائننگ کمپنی لمیٹڈ بنام ارونگ ([1])۔ دوسرے لفظوں میں طریقہ کار کے قانون میں تبدیلی ماضی سے کام کرتی ہے اور ذاتی حق سے متعلق قانون کے برعکس صرف ممکنہ نہیں ہے۔

ترمیم شدہ ایکٹ کی دفعہ 116 میں زیر التواء مقدمات پر لاگو ہونے والے طریقہ کار کے حوالے سے توضیعات شامل ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:-

دفعہ 116 "اس بات کے باوجود کہ اس ایکٹ کی تمام یا کوئی بھی توضیعات کسی بھی ریاست میں نافذ ہو چکی ہے-

(a) اس ایکٹ کے ذریعے ترمیم شدہ اصل ایکٹ کی دفعہ 14 یا دفعہ 30 یا دفعہ 145 یا دفعہ 146 کی توضیعات کسی ایسے مقدمے یا دیگر کارروائی پر لاگو یا اس پر اثر انداز نہیں ہوں گی جو اس طرح کے آغاز کی تاریخ کو کسی مجسٹریٹ کے سامنے زیر التوا ہے اور اس طرح کے ہر مقدمے یا دیگر کارروائی کو جاری رکھا جائے گا اور اس طرح نمٹا دیا جائے گا جیسے کہ یہ ایکٹ منظور نہیں ہوا تھا۔

(b) اس ایکٹ کے ذریعے ترمیم شدہ اصل ایکٹ کی دفعہ 406 یا دفعہ 408 یا دفعہ 409 کی توضیعات کسی بھی اپیل پر لاگو نہیں ہوں گی، یا اس پر اثر انداز نہیں ہوں گی، جو اس طرح کے آغاز کی تاریخ پر ضلع مجسٹریٹ یا ریاستی حکومت کی طرف سے اس طرح کی اپیل سننے کے لیے بااختیار فرسٹ کلاس کے کسی مجسٹریٹ کے سامنے زیر التوا ہے، اور اس طرح کی ہر اپیل، دفعہ 406 یا پرنسپل

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

ایکٹ کی دفعہ 407 کی پہلی شرط کو منسوخ کرنے کے باوجود، اس طرح سنی جائے گی اور نمٹا دی جائے گی جیسے یہ ایکٹ منظور ہی نہیں ہوا ہو۔

(c) اس ایکٹ کے ذریعے ترمیم شدہ دفعہ 4 کی شق (w) یا دفعہ A 207 یا دفعہ 251 اے یا اصل ایکٹ کی دفعہ 260 کی توضیعات مجسٹریٹ کے سامنے کسی ایسی جانچ یا سماعت پر لاگو یا متاثر نہیں ہوں گی جس میں مجسٹریٹ نے اس طرح کے آغاز کی تاریخ سے پہلے ثبوت ریکارڈ کرنا شروع کر دیا ہے اور جو اس تاریخ کو زیر التوا ہے، اور ایسی ہر جانچ یا سماعت کو جاری رکھا جائے گا اور اس طرح نمٹا دیا جائے گا جیسے کہ یہ ایکٹ منظور نہیں ہوا تھا۔

(d) اس ایکٹ کے ذریعے ترمیم شدہ اصل ایکٹ کے باب XXIII کی توضیعات کا اطلاق یا تو فیصلہ ساز کمیٹی کے ذریعے یا تشخیص کاروں کی مدد سے سیشن عدالت کے سامنے کسی بھی مقدمے پر نہیں ہوگا، جس میں سیشن عدالت نے اس طرح کے آغاز کی تاریخ سے پہلے ثبوت ریکارڈ کرنا شروع کر دیا ہے اور جو اس تاریخ کو زیر التوا ہے، اور اس طرح کے ہر مقدمے کو جاری رکھا جائے گا اور اس طرح نمٹا دیا جائے گا جیسے کہ یہ ایکٹ منظور نہیں ہوا تھا۔

لیکن جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے اس کے علاوہ، اس ایکٹ کی توضیعات اور اس کے ذریعے کی گئی ترامیم اس ایکٹ کے آغاز کے بعد قائم کی گئی تمام کارروائیوں پر اور اس طرح کے آغاز کی تاریخ پر کسی بھی فوجداری عدالت میں زیر التواء تمام کارروائیوں پر بھی لاگو ہوں گی۔

مدعاعلیہ کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ ترمیم شدہ ایکٹ کی دفعہ 116 کی شق (c) میں درج ذیل الفاظ "اور اس طرح کی ہر جانچ یا سماعت کو جاری رکھا جائے گا اور اس طرح نمٹا دیا جائے گا جیسے کہ یہ ایکٹ منظور نہیں ہوا تھا" اس کا مطلب یہ ہے کہ ایکٹ کی کوئی توضیع زیر التواء مقدموں پر لاگو نہیں ہوگی اور ان الفاظ پر خاص زور دیا گیا تھا جیسے کہ یہ ایکٹ منظور نہیں ہوا تھا۔ اگر یہی تشریح رکھی جائے تو یہ دفعہ کے آخری حصے یعنی "" سے متصادم ہوگی۔ مذکورہ بالا کے علاوہ اس ایکٹ کی توضیعات اور اس کے ذریعے کی گئی ترامیم اس ایکٹ کے آغاز کے بعد قائم کی گئی تمام کارروائیوں پر اور اس طرح کے آغاز کی تاریخ پر کسی بھی فوجداری عدالت میں زیر التواء تمام کارروائیوں پر بھی لاگو ہوں گی۔" ترمیم شدہ ضابطہ اخلاق کے آغاز کے بعد قائم کی جانے والی کارروائیوں کے حوالے سے دفعہ کے اس حصے میں استعمال ہونے والی زبان اس سے ملتی جلتی ہے جو اس کے آغاز کی تاریخ کو فوجداری عدالت میں زیر التواء کارروائیوں سے نمٹتی ہے۔ لہذا اگر یہ ایکٹ ان تمام کارروائیوں پر لاگو ہوتا ہے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

جو ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد شروع ہوئی تھیں تو وہ ان کارروائیوں پر یکساں طور پر لاگو ہوں گی جو پہلے ہی شروع ہو چکی تھیں سوائے ان کی توضیعات جنہیں واضح طور پر خارج کر دیا گیا ہے۔ اگر پورے حصے کی تشریح مدعاعلیہ کی طرف سے پیش کردہ انداز میں کی گئی ہے تو مختلف شقوں میں استعمال ہونے والے الفاظ اور مرکزی دفعہ 116 میں استعمال ہونے والے الفاظ کے درمیان تنازعہ ہو گا اور یہ تشریح کے اصولوں میں سے ایک ہے کہ الفاظ کی تشریح اس انداز میں کی جانی چاہیے تاکہ تنازعہ سے بچا جاسکے۔ اس طرح شق (c) کے الفاظ اور بقیہ دفعہ 116 کے الفاظ کا مطلب یہ ہو گا کہ ترمیم شدہ ضابطے کی دفعات 4(w)، 207A، 251A یا 260 کی توضیعات مجسٹریٹ کے سامنے کسی جانچ یا مقدمے کو لاگو یا متاثر نہیں کریں گی جہاں ترمیم شدہ ایکٹ کے آغاز کی تاریخ سے پہلے شواہد کی ریکارڈنگ شروع ہو چکی ہے اور ایسی ہر جانچ کو جاری رکھا جانا چاہیے اور اس طرح نمٹا دیا جانا چاہیے جیسے کہ ان دفعات کو نافذ نہیں کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ اور ذیلی شقیں (a)، (b) اور (d) میں مذکور توضیعات علاوہ ترمیم شدہ ضابطے کی دیگر دفعات ایسی کارروائیوں پر لاگو ہوں گی جو طریقہ کار کے قانون میں ترامیم پر لاگو عام اصولوں کے مطابق بھی ہیں۔

ترمیم شدہ ایکٹ کے دفعہ 34 کے ذریعے، ضابطے کی دفعہ 251 کو دو دفعات یعنی 251 اور A 251 کے ذریعے تبدیل کیا گیا تھا۔ دفعہ 251 وارنٹ کے معاملات میں طریقہ کار کا تعین کرتی ہے۔ یہ فراہم کرتا ہے:-

دفعہ 251" مجسٹریٹ کے ذریعے وارنٹ کے مقدمات کی سماعت میں مجسٹریٹ، -

(a) پولیس رپورٹ پر قائم کسی بھی معاملے میں، دفعہ 215A میں بیان کردہ طریقہ کار پر عمل کریں؛ اور

(b) کسی بھی دوسری صورت میں، اس باب کی دیگر توضیعات میں مذکور طریقہ کار پر عمل کریں۔

ذیلی شق (a) پولیس رپورٹ پر قائم کردہ مقدمات اور ذیلی شق (b) دیگر مقدمات سے متعلق ہے۔ سابقہ توضیعات 251 A پر لاگو ہوتی ہے اور باب 21 میں دیگر دفعات میں بیان کردہ دیگر معاملات کے طریقہ کار کو لاگو کیا جاتا ہے۔ دفعہ 342A باب 24 میں ہے اور ترمیم شدہ ایکٹ یا ترمیم شدہ ضابطے میں کچھ بھی نہیں ہے جو دفعہ 342A کی توضیع کو مجسٹریٹ کے سامنے زیر التوا فوجداری کارروائیوں پر لاگو نہیں کرتا ہے اور جس میں ثبوت کی ریکارڈنگ شروع ہو چکی ہے۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and integrity of this document

ترمیم شدہ ایکٹ کے دفعہ 116 میں استعمال ہونے والے الفاظ کی سادہ ساخت پر ہماری رائے میں، دفعہ 342A اپیل کنندہ کے لیے دستیاب ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ عدالت عالیہ کو دفعہ 116 کی شق (c) کے الفاظ کی تشریح کرنے میں گمراہ کیا گیا۔ "گویا یہ ایکٹ منظور نہیں ہوا تھا۔" لہذا عدالت عالیہ غلطی پر تھی اور اپیل کنندہ، ہمارے خیال میں، دفاع کے لیے ایک قابل گواہ کے طور پر، اپنے یا اسی مقدمے میں اس کے ساتھ مل کر الزام عائد کیے گئے کسی دوسرے شخص کے خلاف لگائے گئے الزامات کی تردید میں گواہی دینے کا حقدار ہے۔

لہذا ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، نچلی عدالتوں کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور یہ مانتے ہیں کہ اپیل کنندہ کی طرف سے گواہ کے طور پر پیش ہونے کی درخواست معقول تھی اور اس کی اجازت دی جانی چاہیے تھی۔

اپیل منظور کی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document